مجموعہ کلام

Tasbiyan

حمد و نعت

حافظ عرفان علی

حصہ اول

اے اللہ

تو کریم ہے تو عظیم ہے

تو رحیم ہے تو عظیم ہے

تیری رحمتوں کے سائے

کتنے گہرے، کتنے ٹھنڈے، کتنے اچھے

الٰہی یہ تیرے بندے تیری عظمتوں کے آگے

کتنے عاجز کتنے چھوٹے

تیری مخلوق ہیں ہم سب

غموں سے چور ہیں ہم سب

دعائیں مانگتے ہیں تیرے حضور ہیں ہم سب

تیری رحمت سے کیا دور ہیں ہم سب

جھکتی ہے تیرے آگے یہ جبیں
سوا تیرے حاجت روا کوئی نہیں
تھکا نہیں میں سجدوں کی کثرت سے
اٹھے ہیں ہاتھ تیرے آگے حسرت سے

سارے نبیوں کے امام ﷺ

سارے نبیوں سے اونچا مقام تیرا ہے — سارے نبیوں سے پہلے نام تیرا ہے

سارے نبیوں کے امام آپ ہیں — دو جہاں کا اجالا تمام آپ ہیں

بادشاہ ہو گئے جو کل تلک فقیر تھے — ان کی آمد سے بدلی دنیا گداؤں کی

جن و بشر سارا عالم مشکور ہے — آپ نے بدلی ہے تقدیر ہواؤں کی

نہ جانتے تھے دینِ اسلام کیا ہے — بندگی کا قرینہ آدمی کا مقام کیا ہے

نہ جانتے تھے یہ افلاک کیا ہیں — آسماں کی وسعتیں یہ آفاق کیا ہیں

سکھائے آپ نے جینے کے انداز کیا ہیں — بتائے آپ نے بندگی کے آداب کیا ہیں

ذکر اللہ

اللہ یہ نام بہت پیارا ہے

سکونِ دل ہے ندیا کنارا ہے

تسلی اسی نام سے ہے دل میں

غم زدوں کا اسی سے گزارا ہے

عصیاں کی دھول لگے گی بار بار

ذکر اللہ سوا نہیں کوئی یارا ہے

جس وقت زباں پہ یہ نام آگیا

دنیا کے غم بھول گئے آرام آگیا

مولی رنگ لگے تیرا مولی رنگ لگے تیرا

ولی کامل شرط نہیں بندہ سنگ لگے تیرا

کچے رنگ دنیا کے مولی رنگ لگے تیرا

میرا پیر تیرا یار ہے یہ انگ انگ لگے تیرا

چھوڑ سارے بتکدے جینا تنگ لگے تیرا

بندھن پرانا جوڑ ربا بندہ یہ منگ لگے تیرا

شان والا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ کی آمد بھی نور آپ کا جلوہ بھی نور

آپ کا رکنا بھی نور آپ کا چلنا بھی نور

فقط اتنا کہوں شانِ مصطفیٰ کے واسطے

یہ آنکھیں بھی نور آپ کا چہرا بھی نور

اترا ہے قرآن جو نور علیٰ نور ہے

آپ کا پڑھنا بھی نور آپ کا سینہ بھی نور

سدرہ المنتھی مقام بھی عرش پہ نام بھی

عظمتوں والا بھی نور آپ کا رتبہ بھی نور

ہوں اگر بندہ تیرا یہ محتاجی کیا

پلتا ہے پیٹ یونہی تو بندہ نوازی کیا

کیوں کروں مشقت بن اک مزدور

ہو گی رضا صفتِ ایمان یا روزی کیا

پورے چاند کے جیسا ہے

نامِ محمد ﷺ سب سے پیارا

آنکھوں کا تارا

دل کا قرار ہے

دل کا سہارا

چہرہ روشن ایسا ہے

پورے چاند کے جیسا ہے

وہ چہرہ ہے یا خاب سنہرا ہے

نام محمد ﷺ سب سے پیارا

خوشبوءِ پروردگار

خوشبو تری ہے مہکتے گلستانوں میں　　تو نظر آتا ہے دھکتے ریگستانوں میں

بستا ہے تو ہر آدمی کے دل میں　　عالم اور عاقل یا دیوانوں میں

آئے صدا مسجدوں سے آذان کی　　یہی گونج ہے کلیسا میں آستانوں میں

پڑھیں مجاہد کلمہ وقتِ شمشیر زنی　　پکاریں رند بھی نام ترا میہ خانوں میں

دو دل

اک دل میں ہاں   اک دل میں ناں

اک دل میں رب   اک دل میں سب

اک دل میں ھو   اک دل میں تو

اللہ ھو اللہ ھو

اک دل تیرا   اک دل میرا

اک دل چاہے   اک دل سوچے

اک دل سچا   اک دل کچا

اک دل میں رب   ایک دل میں سب

اک دل میں ھو   اک دل میں تو

اللہ ھو اللہ ھو

حمد

یہ حسین نظارے

کتنے ہیں پیارے

خدا کی شان ہیں

یہ سارے کے سارے

خدا کی حمد کرتے ہیں

یہ چاند یہ سورج اور ستارے

تسبیحاں پڑتے رہتے ہیں

یہ شجر یہ ہجر اور نظارے

خدائے واحد

اے خدا تو ایک ہے تو ایک ہے

نہ کوئی تیرا شریک
نہ کوئی تیرا حریف

نہ تو بوجھل نیند سے
نہ تو تڑپے بھوک سے
نہ تو دیکھے دھوپ کو
نہ تو چاہے چھاؤں کو

نہ کوئی تجھ سا یہاں
نہ کوئی تجھ سا وہاں
اے خدا تو ایک ہے تو ایک ہے

خدا دیکھتا ہے

ستم دیکھتا ہے جفا دیکھتا ہے

ظلم دیکھتا ہے گناہ دیکھتا ہے

زمیں دیکھتی ہے آسماں دیکھتا ہے

ستم ڈھانے والے خدا دیکھتا ہے

جتنی کلیاں تونے توڑی ہیں جتنے پتے تو گراتا ہے

جتنے پھولوں کو تو کچلتا ہے جتنے کانٹے تو بچھاتا ہے

خدا دیکھتا ہے خدا دیکھتا ہے

آگ لگی ہے گلشن گلشن آنسو پونچھے آنچل آنچل

سسکیاں ہیں یہاں ہر پل ہر پل

آتی ہیں صدائیں خون کی کہاں ہے قاتل قاتل

آسماں پہ لگی ہے ہر نظر کہاں ہے مسیحا کوئی چارہ گر

کوئی چارہ گر کوئی چارہ گر

خدا دیکھتا ہے خدا دیکھتا ہے

یارب میں آگیا ہوں تیرے در پہ آگیا ہوں

گناہوں کو بخشوانے تیرے در پہ آگیا ہوں

دنیا سے ناطہ توڑ کے تیرے در سے ناطہ جوڑ کے

خود کو بدل رہا ہوں تیرے در پہ آگیا ہوں

یارب میں آگیا ہوں تیرے در پہ آگیا ہوں

توڑا ہے دل کو میرے دنیا نے بار بار

چھوڑا ہے ساتھ میرا یاروں نے ہزار بار

اب تیرا بن گیا ہوں بس تیرا بن گیا ہوں

یارب میں آگیا ہوں تیرے در پہ آگیا ہوں

ابن آدم ترے نصیب میں آرام کیوں نہیں تپتی ہوئی ہواؤں میں کوثر و جام کیوں نہیں

بدلتی ہوئی رُتیں بھی جواب دے نہ سکیں جی رہا ہوں یہاں، پھر مجھے دوام کیوں نہیں

آنکھ کھلی تو دیکھے یہ شام و سحر میں نے بند آنکھوں کے واسطے کوئی مقام کیوں نہیں

رہتے ہو دوست ہمیشہ اپنے ہم نشینوں میں دو گھڑی کا سہی مرے گھر میں قیام کیوں نہیں

آزمائے لیے سارے اطوار تا عمر اغیار کے تہذیب بتاں کب تلک، اب اسلام کیوں نہیں

یہ میری ذلتوں اور پستیوں کی انتہا عرفان
کھا رہا ہوں جسکا، محوِ زباں اس کا نام کیوں نہیں

تسبیاں اللہ اللہ کی پڑھا کرو

رضائے ربی ہر دم چاہا کرو

احسن بنایا خالق نے تجھے

شکر اس ذات کا تم کیا کرو

ملا نہیں کبھی نصیب سے زیادہ

آرام اس جان کو بھی دیا کرو

فکر دنیا اتنی بھی کیا عرفان

دیوانوں کی مستی میں رہا کرو

تجھ سا کوئی نہیں

تیری ذات جل جلالہ

لیس کمثلہ شئی و لا مثالہ

تیری ذات بے مثال ہے

پڑے سب پہ تیری نگاہ ہے

میرا وجود تیرا کمال ہے

تیری ذات باکمال ہے

تُو تو وہی رہا بدلے ہزاروں جسدِ خاکی

قائم ترا وجہِ ذوالجلال، ازل سے تو باقی

ترا نام ہے زندہ تری ذات ہے قیوم

مرا نام ہے آدمی مری ذات بھی ترابی

اغلب صفت رحمانی، غالب صفتِ قہاری

میں بندہِ نسیان ٹھہرا تجھے شوقِ غفاری

میرے اللہ میرے مالک   میرے اللہ میرے خالق

میرے اللہ میرے رازق   میرے اللہ میرے حافظ

میرے اللہ میرے وارث

المغنی، الماجد   القادر، الشکور

العلیم، الکبیر   السمیع، البصیر

الخبیر، الرحیم   السلام، العظیم

تیرے ذکر میں مست رہتی ہیں ہوائیں

تیرے ذکر میں مست رہتی ہیں فضائیں

تو کتنا عظیم ہے تو کتنا کریم ہے

میری سوچ سے بھی بڑھ کر تیری عظمتوں کے سائے

میری سوچ سے بھی آگے تیری رحمتوں کے سائے

میری دعا

تیرا بندہ کتنا مجبور ہے غموں سے چور ہے

کتنے غم، کتنی آہیں، کتنے آنسو

میری آنکھوں میں بس گئے ہیں

دعائیں مانگ مانگ یہ ہاتھ تھک گئے ہیں

میری جھولی بھر دے میری جھولی خالی ہے

بلاؤں سے بچا مجھے وقتِ دعا ہے

یہ تیرا بندہ تیرے در پہ کھڑا ہے

معاف کر دے اسے آدمی ہے

خطا کا پتلا ہے

جو نقش نقش ڈھونڈتے ہو نامِ مصطفیٰ تم

یہ شانِ نبوت نہیں کمی ہے کوئی ایمان میں

بادلوں پہ نہ گندم نہ دریا کی لہروں پہ

اسمِ محمد کی جگہ ہے صرف عرشِ رحمان میں

حاجت ہے اب بھی کسی معجزے کی تم کو

لکھا ہوا ہے یہ لفظِ محمد قرآن میں

مایوس نہ ہونا

تو اللہ کے در سے مایوس نہیں جائے گا

آ چلا آ پھر کبھی لوٹ کے نہیں جائے گا

یہ زمیں قدم چومے گی تیرے

اس کی راہوں میں اگر تو قدم اٹھائے گا

ساری دنیا تیری جھولی میں ڈال دے گا

تو اگر اس کے لیے اپنی دنیا مٹائے گا

یہ وعدہ رب کریم کا ہے اے بندے

تو اسکا ہو جا وہ تیرا ہو جائے گا

یہ قرآن کلامِ خدا ہے ماننا پڑتا ہے یہ ایمان کا تقاضا ہے ماننا پڑتا ہے

نہ مانو تو پھر مرجاؤ بے موت رب کا آخری فیصلہ ہے ماننا پڑتا ہے

اتر جاتا ہے سینے میں رحمت کی طرح دردِ دل کی دوا ہے ماننا پڑتا ہے

ایماں بعداب عمل کی باری ہے عمل نہیں تو باقی کیا ہے ماننا پڑتا ہے

اتناتوکرو ماتم توکرلو جلے اوراق پہ اس رحیم کا غضب بڑا ہے ماننا پڑتا ہے

ہوگیازوال اس دین کا،دل نہیں مانتا قریب المرگ یہ مسلماں ہے ماننا پڑتا ہے

وہ کون ہے

آیا ہے نظر جو ہزار بار ملا ہوں اسے میں بار بار

احساس ہے یاقیاس میرا ہے تصویر کوئی یا تصورِیار

موج دریامیں بھی آئے نظر بادِ سحر نے کیا اسے اشکار

کہاں چھپایااسے اے آسماں تیری وسعتوں کاہے کوئی رازدار

نظرِدل سے دیکھوں یاآنکھ سے اک کشمکش سے ہوں دوچار

تیراوجوداسکی حقیقت ہے عرفان

ہرعضوجاں میں ہے پروردگار

اسی کے اذن سے سانسیں چلتی ہیں

باتیں چلتی ہیں خوشیاں پلتی ہیں

پھول مہکتے ہیں کلیاں کھلتی ہیں

پھر اگر حکم ِ الٰہی ہو چاہے اک دیوار بنائی ہو

اجل آجاتی ہے ہر حقیقت کھل جاتی ہے

پھر نہیں چلتی سفارش کسی کی نہیں مانی جاتی گزارش کسی کی

اے نفس چل اب تجھے چلنا ہے اپنے پروردگار سے تجھے اب ملنا ہے

اسی کے اذن سے شامیں ڈھلتی ہیں

ہوائیں چلتی ہیں خوشیاں پلتی ہیں

دے سوچ کو مری اندازِ جداگانہ

بنا مرے لفظوں کو کلامِ معجزانہ

کروں ذکر تیرا ہی بار بار

بنیں شعر یہ کلامِ عارفانہ

ہو تذکرہِ قرآن و ذکرِ رسول

نہ قصہ گوئی نہ کوئی فسانہ

آپ ﷺ کی آمد بھی نور   آپ ﷺ کا جلوہ بھی نور

آپ ﷺ کا رکنا بھی نور   آپ ﷺ کا چلنا بھی نور

بس اتنا کہوں میں شانِ مصطفٰی کے لیے

یہ آنکھیں بھی نور آپ ﷺ کا چہرہ بھی نور

اترا ہے جو قرآن وہ نور علیٰ نور

آپ ﷺ کا پڑھنا بھی نور آپ ﷺ کا سینہ بھی نور

اک چھوٹی سی دعا

اک چھوٹی سی دعا مانگ رہا ہوں

اک چھوٹی سی دعا مانگ رہا ہوں

الہی میں تیرے در پہ کھڑا ہوں

ساری زندگی تجھ سے دور رہا ہوں

الہی میں تیرے در پہ آگیا ہوں

اک چھوٹی سی دعا مانگ رہا ہوں

اک چھوٹی سی دعا مانگ رہا ہوں

الٰہی مدد کر مدد کی گھڑی ہے

وقتِ گراں ہے مشکل آن پڑی ہے

الٰہی دعا کر رہا ہے یہ بندہِ عاجز

صفت تیری حاجت روائی ہے آخر

یہ سر جھکا ہے ندامت میں داتا

اشکوں کی ہر سو لگی اب جھڑی ہے

الٰہی مدد کر کہ میں جانتا ہوں

گناہوں سے بڑھ کر تری رحمت بڑی ہے

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آمد مصطفیٰ ہے دیے جلالو عید مسلماں ہے دیے جلالو

پتا پتا بوٹا بوٹا سارا عالم گیت گا رہا ہے دیے جلالو

بھیجو تم بھی درود مصطفیٰ پہ یہ نغمہِ آسماں ہے دیے جلالو

گلے لگالو آج یاد مصطفیٰ میں یہ شیوا انبیاء ہے دیے جلالو

دل ویراں میں اجالا کرلے عرفان

حضورؐ کا فرماں ہے دیے جلالو

اللہ کی شان

میرے اللہ میرے مالک

میرے اللہ میرے خالق

میرے اللہ میرے حافظ

المغنی، القدیر، الرافع، البصیر

القادر، الرحیم، الباسط، العظیم

تیرے ذکر میں مست رہتی ہیں ہوائیں

تیرے ذکر میں مست رہتی ہیں فضائیں

تو کتنا عظیم ہے تو کتنا کریم ہے

میری سوچ سے بھی بڑھ کر

تیری عظمتوں کے جلوے

میرے خیال سے بھی آگے

تیری رحمتوں کے سائے

اک اللہ نے بنائی ہے دنیا — اور تاروں سے سجائی ہے دنیا

اسی کے ازن سے ہے مرا چلنا — ان قدموں میں بچھائی ہے دنیا

نہ بول تو بول اونچے اونچے — نہیں تیری یہ پرائی ہے دنیا

جو روشن ہیں یہ آنکھیں بھی — اس بینا نے دکھائی ہے دنیا

آباد اک جہاں ہے مرے اندر — عرش والے نے بسائی ہے دنیا

اختیار کیا سانسوں پہ کسی کا — مالکِ جبار نے چلائی ہے دنیا

ختم الرسل کی آمد سے شادماں یہ کائنات
ان قدموں تلے جھومیں مٹی کے ذرات
ہو گئے ہیں سبھی دیوانے رسولِ عربی ﷺ کے ہوئے یہ صحرا اور عجم کے محلات
بت کدے کے اندر سویا ہوا تھا میں
آئے مجھے جگانے محسنِ کائنات
حافظ عرفان علی

وہ خوشبو ہیں گلاب کی
اور روشنی ہیں آفتاب کی
المولد النبوی الشریف
چاند صورت پہ چاندنی ضیا کی
خلق العظیم ہیں وجہ کائنات کی
ہر لمحہ ہے جیسے آیت قرآنی
زندگی تفسیر ہے صاحب کتاب کی
BENTELSHIA.NET

تیری ذات جل جلالہ لیس کمثلہ شئ ولا مثالہ
تیری ذات بے مثال ہے پڑے سب پہ تیری نگاہ ہے
میرا وجود تیرا کمال ہے
تیری ذات باکمال ہے
حافظ عرفان علی

آپ کی آمد بھی نور آپ کا جلوہ بھی نور
آپ کا رکنا بھی نور آپ کا چلنا بھی نور
بس اتنا کہوں میں شان مصطفی کے لیے
یہ آنکھیں بھی نور آپ کا چہرہ بھی نور
اقرا ہے جو قرآن وہ نور علی نور ہے
آپ کا پڑھنا بھی نور آپ کا سینہ بھی نور
حافظ عرفان علی

وہ خوشبو ہیں گلاب کی اور روشنی ہیں آفتاب کی
چاند صورت پہ چاندنی حیا کی خلق العظیم ہیں وجہ کائنات کی
ہر لمحہ ہے جیسے آیت قرآنی زندگی تفسیر ہے صاحب کتاب کی

حافظ عرفان علی

ایم اے، بی ایڈ

ٹیچر سرسید پبلک سکول

راولپنڈی